بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیر، ۱۳ جون، ۲۰۲۲ شمسی

بخدمت اقدس جناب ____________________ صاحب، وفقنا اللہ وایاکم لما یحبہ ویرضی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رائے ونڈ کے کام کے بارے میں ذاتی مشاہدے سے اخذ کی گئی صورت حال:

۱- خود میرے ساتھ بھی یہ پیش آیا اور لوگوں نے بھی شکایت کی ہے کہ ماہانہ مشورے میں امور اپنی روح کے مطابق نہیں رکھے جاتے اور بعض ساتھیوں کی مرضی چلتی ہے کہ چاہو تو آنے والے امر کو مشورہ میں رکھ لو اور چاہو تو نہ رکھو۔

۲- لہذا اس صورت حال سے معلوم ہوا کہ ماہانہ مشورے کو مضبوط، غیر جانبدار اور روح کے مطابق چلانے اور فعال کرنے کی ضرورت ہے۔

۳- یہ لاہور کے دو احباب ایک بھائی ڈاکٹر سلیم صاحب اور دوسرے بھائی ڈاکٹر ندیم اشرف صاحب جو ماہانہ شوریٰ کے رکن تو نہیں ہیں، لیکن رائے ونڈ میں کرتا دھرتا بنے ہوئے ہیں اور ان دونوں کے ہاتھ میں مولوی عامر صاحب، بھائی جاوید ہزاروی صاحب اور بھائی ڈاکٹر بلند اقبال صاحب وغیرہ ہیں اور مولانا احمد بٹلہ صاحب اور مولانا خورشید صاحب اور مولانا ضیاء الحق صاحب وغیرہ کے بارے میں اور تو کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی، شائد اپنے بیانات اور اسفار کے لئے ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں اور ان کے اشاروں پر چلتے ہیں۔

۴- صورت حال شدید گھمبیر یہ ہے کہ تقریبا دو سال سے رائیونڈ کا ماہانہ مشورہ تو گویا ہے ہی نہیں، پہلے کچھ لوگ اپنے طور پر کچھ چیزیں طے کرتے ہیں۔ پھر ماہانہ مشورے کے کمرے میں بیٹھ کر سناتے ہیں اور پھر باہر اعلان کرتے ہیں کہ یہ طے ہوا ہے۔ مشورہ اپنی روح کے ساتھ زندہ نہیں ہے۔ چند لوگوں کے ہاتھ میں یرغمال ہے اور ان کی ذاتی صوابدید پر امور انجام پاتے ہیں جس سے مشورہ کی برکات سے فائدہ نہیں اٹھایا جارہا ہے۔

جب کہ اب تو کچھ چیزیں مشورہ کے کمرے سے بھی بالا بالا طے کی جاتی ہیں اور مشورہ والوں کے علم میں بھی ہوتا۔

۵- دوسری طرف صورت حال یہ ہے کہ رائے ونڈ کے یہ احباب اس وقت اپنی پسند ناپسند کی بنیاد پر جماعتیں بنا بنا کر کام کے بجائے (کنویسنگ) یعنی ہم نوا بنانے کی غرض سے دنیا میں جا رہے ہیں۔ کام اور اجتماعات کی بالکل فکر نہیں ہو رہی ہے۔ ملکوں میں لوگوں کی زبان پر ہے کہ یہ احباب تو کنویسنگ کے لئے آئے ہوئے ہیں۔

٦- آج سے ایک سال قبل تین احباب بھائی ڈاکٹر سلیم صاحب، مولوی خورشید صاحب اور تیسرے ایک اور ساتھی نائیجیریا گئے تو واپسی میں کارگزاری آئی کہ بہت اچھا کام ہوا۔ جب کہ حقیقت اس وقت عیاں ہوئی جب اس بار ۲۰۲۱ء کے سالانہ اجتماع پر نائیجیریا کے ایک ساتھی نے عالمی مشورہ میں اپنی بات رکھنے کے دوران یہ کہا کہ پچھلی بار کیا ہوا تھا؟ ساتھیوں نے کہا کہ کیا ہوا تھا؟ تو اس ساتھی نے بتایا کہ رائے ونڈ والوں کو ہوٹل میں بند رکھا گیا اور کہیں جانے نہیں دیا گیا اور وہیں سے واپسی کرادی۔ تو اس ساتھی نے مشورہ میں بات رکھ کر پوچھا کہ ان حالات میں ہمیں بتائیں کہ ہم کیا کریں؟ تب اہل شوریٰ کی آنکھیں کھلیں اور ان کو پتہ چلا کہ رائے ونڈ کے احباب کے ساتھ کیا ہوا تھا؟ جب کہ واپسی پر رائے ونڈ میں یہ کارگزاری سنائی کہ وہاں بہت اچھا کام ہوا۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ اس طرح کی خیانتیں وغیرہ اور کارگزاریوں میں بھی ہوتی ہوں گی۔

٧- اس وقت صورت حال یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ دنیا کے ممالک میں اکثر ممالک مولانا سعد صاحب کے ساتھ ہیں اور کم ممالک پاکستان کے ساتھ رہ گئے ہیں۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ رائے ونڈ والے اس وقت صرف دس ملکوں میں اپنی جماعتیں بھیج سکتے ہیں۔

٨- یہ بھی قابل تشویش امر ہے کہ اس وقت ملکوں میں بات کام کے بجائے برادریوں تک جا پہنچی ہے اور اجتماعیت کے نہ ہونے کی وجہ سے لوگ برادریوں کے بل بوتے پر کام کو چلا رہے ہیں اور کام کو ترتیب دے رہے ہیں۔

٩- ضرورت اس امر کی ہے کہ اس وقت نہج اور امارت اور اختلافی باتوں کے بجائے اجتماعیت کو مقدم رکھنا چاہئے اور اجتماعیت پر پوری قوت اور شدت کے ساتھ زور دینا چاہئے۔ اجتماعیت قائم ہو گئی اور سب مل کر بیٹھ گئے تو اس کی برکت سے باقی مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔ اور اگر یوں الگ الگ رہے تو نہ مسائل حل ہوں گے اور نہ ہی کام سنبھالا جا سکے گا۔ دونوں، تینوں اطراف کا کام کرنے والا مجمع ذمہ داروں اور تبلیغ کے بڑوں سے تیزی سے بدظن ہو رہا ہے۔

١٠- رائے ونڈ میں یہ صرف پانچ، سات ساتھی ہیں۔ یہ ماہانہ شوریٰ کے باقی ساتھیوں کی چلنے نہیں دیتے اور کام کو اس شوریٰ سے فائدہ نہیں پہنچنے دے رہے ہیں۔

١١- ماہانہ شوریٰ کو دبانے اور کمزور رکھنے کے لئے ان پانچ، سات ساتھیوں نے مختلف شہروں کی شوراؤں میں اپنے آدمی ڈال دیئے ہیں، جو کسی اور کی چلنے نہیں دیتے اور علاقوں میں ان کے ذریعے خلفشار کرا کے ماہانہ شوریٰ کے احباب کو دبایا جاتا ہے اور نہ صرف ان کو بلکہ شوریٰ کو کمزور کیا جاتا ہے۔

۱۲- سنا ہے کہ ان احباب نے رائے ونڈ کے کام کے بارے میں سرکاری اداروں سے مدد لی ہے، یہ بھی کام کے لئے مناسب نہیں ہے۔ اس سے احتراز بھی بہت ضروری ہے، حاجی صاحب اس کو سخت ناپسند کرتے تھے۔

۱۳- جب کہ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے کام میں دوسری طرف یعنی متوازی کام کے احباب بھی تو لگے ہوئے ہیں اور ان کا کام دن بدن بڑھ رہا ہے۔ ان کو جوڑنے اور اجتماعیت میں لانے کی بھی شدید ضرورت ہے۔

۱۴- ان پانچ سات احباب کی بے اصولیاں اتنی بڑھ گئی ہیں کہ اب ڈھکی چھپی نہیں رہی ہیں اور کام کرنے والے ساتھیوں کے سامنے کھل کر آگئی ہیں۔ اکثر مخلص ساتھیوں کی رائے یہ ہے کہ خرابی انتہاء کو پہنچ چکی ہے اور بظاہر یہ نظم اب چلنے والا نہیں ہے یہ ختم ہو جائے گا۔ دیکھیں اللہ تعالی غیب سے کیا ظاہر کرتا ہے؟

۱۵- مخلص ساتھیوں کی طرف سے یہ بات بھی سامنے آئی کہ خود حضرت مولانا سعد صاحب سے ملنے اور جوڑ بٹھانے اور ان سے استفادہ میں حرج نہیں ہے۔ بلکہ کام کے لئے انتہائی مفید اور ترقی کا باعث ہو گا اور اگر ہندوستان جا کر حضرت مولانا ابراہیم صاحب کو ساتھ لے کر حضرت مولانا سعد صاحب سے ملا جائے تو سونے پہ سہاگا ہو گا۔

۱۶- پاکستان کے کام میں اجتماعیت لانے اور ماہانہ شوری کو مضبوط کرنے کے لئے فکر مند احباب پر مشتمل کوئی جماعت ہو، جو اس مسئلہ کی فکر کرے اور اس کو حل کرنے میں لگے۔ تاکہ اجتماعیت قائم ہو اور ہمارا کام مضبوط بنیادوں پر آگے بڑھے اور ترقی کر سکے۔

محمد سہیل۔ رائے ونڈ